Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

یوم بدھ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ربوہ

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

ٹیلیفون نمبر ۹

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۹۴ھ ۱۲ احسان سنہ ۱۳۵۳ ہش ۱۲ جون سنہ ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۳۲

حَدِیْثُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ہر قسم کے ضرر سے محفوظ رہنے کی دعا

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ یَقُوْلُ فِیْ صَبَاحِ کُلِّ یَوْمٍ وَّمَسَآءِ کُلِّ لَیْلَۃٍ: بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَّا لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْءٌ"

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی الدعاء اذا اصبح صفحہ ۱۷۲/۲)

حضرت عثمانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزانہ صبح و شام تین بار یہ دعا مانگتا ہے کہ — میں اس اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد چاہتا ہوں جس کے نام کے ہوتے ہوئے زمین آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، وہ دعاؤں کو سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے — تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت اور درازئ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۲ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی تکلیف کے باعث کل سے پھر ناساز ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۱۲ احسان۔ محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ہنوز کراچی میں ہی قیام فرما ہیں اور علاج جاری ہے۔ آپ کی صحت کے متعلق کراچی سے کل شب کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی جس کی وجہ سے کسی قدر تشویش ہے۔

احباب جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپریشن کے زخم جلد مندمل ہوں اور گھبراہٹ وغیرہ عوارض بھی دور ہو کر آپ کو شافی مطلق کے حضور سے شفائے کامل و عاجل عطا ہو اور آپ بخیر و عافیت کراچی سے جلد ربوہ واپس تشریف لائیں۔

آمین اللّٰھم آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یقین جیسی کوئی چیز نہیں یقین ہی ہے جو گناہ سے چھڑاتا اور نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے

مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے اور وہی خدا کو دیکھیں گے

"اے خدا کے طالب بندو! کان کھولو اور سنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں یقین ہی ہے جو گناہ سے چھڑاتا ہے یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے۔ یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق صادق بناتا ہے کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو۔ کیا تم جذباتِ نفس سے بغیر یقینی تجلی کے رک سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی تسلی پا سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی تبدیلی پیدا کر سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی خوشحالی حاصل کر سکتے ہو ... پس تم یاد رکھو کہ بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہیں آ سکتے اور نہ روح القدس تمہیں مل سکتا ہے۔ مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے۔ مبارک تم جبکہ تمہیں یقین کی دولت دی جائے کہ اس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہو گا۔ گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ کیا تم ایسے سوراخ میں ہاتھ ڈال سکتے ہو جس میں تم ایک زہریلے سانپ کو دیکھ رہے ہو۔ کیا تم ایسی جگہ کھڑے رہ سکتے ہو جس جگہ کسی کوہِ آتش فشاں سے پتھر برستے ہیں یا بجلی پڑتی ہے یا ایک خونخوار شیر کے حملہ کرنے کی جگہ ہے یا ایک ایسی جگہ ہے جہاں ایک مہلک طاعون نسلِ انسان کو معدوم کر رہی ہے پھر اگر تمہیں خدا پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ سانپ پر یا بجلی پر یا شیر پر یا طاعون پر تو ممکن نہیں کہ اس کے مقابل پر تم نافرمانی کر کے سزا کی راہ اختیار کر سکو یا صدق و وفا کا اس سے تعلق توڑ سکو۔

اے وے لوگو جو نیکی اور راستبازی کے لئے بلائے گئے ہو تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اس وقت تم میں پیدا ہو گی اور اسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جبکہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے۔ شائد تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں کیونکہ اس کے لوازم حاصل نہیں وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے تم ایسا قدم آگے نہیں اٹھاتے جو اٹھانا چاہیئے۔ تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہیئے۔" (کشتی نوح صفحہ ۶۰ تا صفحہ ۶۲)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۲ ماہ احسان ۱۳۵۳ ھش

اللہ تعالیٰ کی معیّت اور تائید و نصرت کے حصول کا سب سے اہم اور مؤثر ذریعہ

یہ دنیا قسما قسم کے ابتلاؤں اور آزمائشوں اور خطرات و آفات سے بھری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان ابتلاؤں اور آفات سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے مومنوں کو ایک ڈھال عطا کی ہے اور وہ ہے تقویٰ۔ متقیوں کا خدا خود محافظ ہو جاتا ہے اور انہیں معجزانہ طور پر ہر قسم کے خطرات سے بچا لیتا ہے۔ وہ ایسے معجزات اول دن سے دکھاتا چلا آرہا ہے اور آئندہ بھی دکھاتا چلا جائے گا۔ اس طرح وہ مومنوں کے ایمانوں کو قوی کرتا اور اپنی ہستی اور قدرت کا ثبوت دیتا ہے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں جو بیش بہا نصائح فرمائی ہیں ان میں سب سے زیادہ زور تقویٰ پر ہی دیا ہے۔ چنانچہ ذیل میں حضور علیہ السلام کی تحریرات کے بعض اقتباسات ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں جن میں حضورؑ نے اپنی جماعت کو تقویٰ کی راہ پر گامزن ہونے اور اس میں حتی الوسع کمال حاصل کرنے کی پُر زور تلقین فرمائی ہے چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

(۱) "اس سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے تقویٰ ہی کے لئے قائم کیا ہے کیونکہ تقویٰ کا میدان بالکل خالی ہے۔ پس جو متقی بنیں گے ان کو معجزہ کے طور پر بچایا جائے گا۔" (الحکم ۱۷ر جنوری ۱۹۰۳ء)

(۲) "جو لوگ نری بیعت کر کے چاہتے ہیں کہ خدا کی گرفت سے بچ جائیں وہ غلطی کرتے ہیں۔ ان کو نفس نے دھوکہ دیا ہے۔ دیکھو طبیب جس وزن تک مریض کو دوا پلانی چاہتا ہے اگر وہ اس حد تک نہ ہو تو شفا کی امید رکھنی فضول ہے ...... پس اس حد تک صفائی اور تقویٰ اختیار کرو جو خدا کے غضب سے بچانے والا ہوتا ہے۔"

(الحکم ۱۷ر جنوری ۱۹۰۳ء)

(۳) "(خدا نے) ہمیں جس بات پر مامور کیا ہے وہ یہی ہے کہ تقویٰ کا میدان خالی پڑا ہے ...... اگر تم تقویٰ کرنے والے ہوگے تو ساری دُنیا تمہارے ساتھ ہوگی پس تقویٰ پیدا کرو۔ جو لوگ شراب پیتے ہیں یا جن کے مذہب کے شعائر میں شراب جزو اعظم ہے ان کو تقویٰ سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ وہ لوگ نیکی سے جنگ کر رہے ہیں۔ پس اگر اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ایسی خوش قسمت دے اور انہیں توفیق دے کہ وہ بدیوں سے جنگ کرنے والے ہوں اور تقویٰ اور طہارت کے میدان میں ترقی کریں تو یہی بڑی کامیابی ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی چیز مؤثر نہیں ہو سکتی۔" (الحکم ۱۷ر جنوری ۱۹۰۳ء)

اب چونکہ اللہ تعالیٰ کی معیت، خدائی حفاظت اور تمام تر فوز و فلاح کا مدار تقویٰ پر ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں اس بات کی شدید تڑپ تھی کہ وہ تمام لوگ جو آپ کے حلقۂ بیعت میں داخل ہیں وہ بہر طور تقویٰ کے اعلیٰ مدارج طے کر کے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی معیت، اس کی خاص حفاظت اور حقیقی فوز و فلاح کا مستحق بنائیں۔ حضورؑ کی اس دلی تڑپ کا اندازہ حضورؑ کے ان ارشادات سے لگایا جا سکتا ہے جو حضورؑ نے اس تعلق میں احباب کو مخاطب کر کے مختلف مواقع پر فرمائے۔ ان میں درد اور سوز کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے اور ایک ایک لفظ سے پھوٹ پھوٹ کر نکلتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک موقع پر حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

(۱) "بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ و طہارت اختیار کر لے۔ میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہو سکتی۔ تقویٰ خلاصہ ہے تمام صحف مقدسہ اور توراۃ اور انجیل کی تعلیمات کا۔ قرآن کریم نے ایک ہی لفظ (تقویٰ) میں خدا تعالیٰ کی عظیم الشان مرضی اور پوری رضاء کا اظہار کر دیا ہے۔ میں اس فکر میں بھی ہوں کہ اپنی جماعت میں سے سچے متقیوں، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں اور منقطعین الی اللہ کو الگ کر دوں اور بعض دینی کام انہیں سپرد کر دوں اور پھر میں ہم و غم میں مبتلا رہنے والوں اور رات دن مُردار دُنیا ہی کی طلب میں جان کھپانے والوں کی کچھ بھی پرواہ نہ کروں گا۔" (الحکم جلد ۳ نمبر ۲۲ ص ۲)

(۲) "اپنی جماعت کی خیر خواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جاوے کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ ہماری جماعت کیلئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے ...... اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ مورد غضب الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا ...... تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں۔ اس کے ذریعہ سے ان تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی طاقت و قوت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں ...... سو ہماری جماعت یہ غم کُل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں۔" (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

(۳) "ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو؟ اس کا اُس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۲۷)

حضور علیہ السلام کی جانسوزی و تڑپ رنگ لائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی درد و سوز میں ڈوبی ہوئی دُعاؤں کو شرف قبولیت عطاء فرمایا۔ چنانچہ اس زمانہ میں ہر چہار طرف پھیلی ہوئی گھٹا ٹوپ تاریکی کے باوجود آپ کے ذریعہ متقی و پاکباز انسانوں کی ایک ایسی مثالی جماعت معرض وجود میں آئی کہ جسے دیکھ کر دنیا ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہی۔ متقی اور پاکباز انسانوں کی یہ جماعت تقویٰ کے وصف سے متصف ہونے کے باعث تقویٰ کے عظیم الشان ثمرات سے بہرہ ور ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کی معیت اور تائید و نصرت کا خصوصی شرف حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی اس جماعت کو ہر قسم کے خطرات سے بچانے اور ترقی پر ترقی عطا کرنے کے سلسلہ میں عجائب کام دکھاتا چلا آرہا ہے اور آئندہ بھی دکھاتا چلا جائے گا جب تک کہ وہ غرض بہ تمام و کمال پوری نہ ہو جائے جس کی خاطر اس جماعت کو اس نے قائم کیا ہے اور وہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و عظمت کا سکہ روئے زمین پر بسنے والے انسانوں کے قلوب پر بٹھا دیا جائے اور انہیں آپؐ کی غلامی میں لا کر اور اسلام پر کاربند کرا کے عباد الرحمٰن میں شمولیت کے شرف سے مشرف کیا جائے۔ ایسا ہو کر رہے گا کیونکہ یہ خدائی تقدیر ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استجابتِ دُعا کی حقیقت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بلند پایہ تصنیف برکات الدعا میں دعا اور اسکی قبولیت کی حقانیت۔ ماہیت اور فلاسفی نہایت مؤثر رنگ میں زندہ ثبوتوں کے ساتھ پیش کی ہے۔ ذیل میں قارئین کے استفادہ کے لئے اس تصنیف کا ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے!

"استجابتِ دعا کا مسئلہ درحقیقت دعا کے مسئلہ کی ایک فرع ہے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس شخص نے اصل کو سمجھا ہوا نہیں ہوتا اُس کو فرع کے سمجھنے میں پیچیدگیاں واقع ہوتی ہیں اور دھوکے لگتے ہیں۔ سو دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق مجاذبہ ہے یعنی پہلے خدا تعالےٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالےٰ اُس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالےٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے۔ پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہِ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوتِ جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جلّ شانہٗ اُس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اُس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں۔ جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کیلئے دعا ہے تو بعد استجابتِ دعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں اُس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں اور اگر قحط کے لئے بد دعا ہے تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے اسی وجہ سے یہ بات ارباب کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوتِ تکوین پیدا ہو جاتی ہے یعنی باذنہٖ تعالےٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے۔ اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے۔ خدا تعالےٰ کی پاک کتابوں میں اس کی نظیریں کچھ کم نہیں ہیں ـــــ بلکہ اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابتِ دعا ہی ہے۔ اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیاء کرام ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرتِ قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ بِعَدَدِ ھَمِّہٖ وَغَمِّہٖ وَحُزْنِہٖ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَنْزِلْ عَلَیْہِ اَنْوَارَ رَحْمَتِکَ اِلَی الْاَبَدِ۔ اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے اور اگر یہ شبہ ہو کہ بعض دعائیں خطا جاتی ہیں اور ان کا کچھ اثر معلوم نہیں ہوتا تو میں کہتا ہوں کہ یہی حال دواؤں کا بھی ہے کیا دواؤں نے موت کا دروازہ بند کر دیا ہے؟ یا ان کا خطا جانا غیر ممکن ہے؟ مگر کیا باوجود اس بات کے کوئی ان کی تاثیر سے انکار کر سکتا ہے؟ یہ سچ ہے کہ ہر ایک امر پر تقدیر محیط ہو رہی ہے مگر تقدیر نے علوم کو ضائع اور بے حرمت نہیں کیا اور نہ اسباب کو بے اعتبار کر کے دکھلایا بلکہ اگر غور کر کے دیکھو تو یہ جسمانی اور روحانی اسباب بھی تقدیر سے باہر نہیں ہیں۔ مثلاً اگر ایک بیمار کی تقدیر نیک ہو۔ تو اسباب علاج پورے طور پر میسر آجاتے ہیں اور جسم کی حالت بھی ایسے درجہ پر ہوتی ہے کہ وہ ان سے نفع اٹھانے کے لئے مستعد ہوتا ہے تب دوا نشانہ کی طرح جا کر اثر کرتی ہے۔ یہی قاعدہ دعا کا بھی ہے یعنی دعا کے لئے بھی تمام اسباب و شرائط قبولیت اسی جگہ جمع ہوتے ہیں جہاں ارادہ الٰہی اس کے قبول کرنے کا ہے۔ خدا تعالےٰ نے اپنے نظام جسمانی اور روحانی کو ایک ہی سلسلہ مؤثرات اور متاثرات میں باندھ رکھا ہے۔ . . . . . .

. . . . . .

. . . . .

. . . . . . یہ دعا جو آیت اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ میں بطور امر کے بجا لانے کے لئے فرمائی گئی ہے۔ اس سے مراد معمولی دعائیں نہیں ہیں۔ بلکہ وہ عبادت ہے جو انسان پر فرض کی گئی ہے کیونکہ امر کا صیغہ یہاں فرضیت پر دلالت کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ کل دعائیں فرض میں داخل نہیں ہیں بلکہ بعض جگہ اللہ جلّ شانہٗ نے صابرین کی تعریف کی ہے جو اِنَّا لِلّٰہِ (سورۃ بقرہ ع ۱۹) پر ہی کفایت کرتے ہیں اور اس دعا کی فرضیت پر بڑا قرینہ یہ ہے کہ صرف امر پر ہی کفایت نہیں کی گئی بلکہ اس کو عبادت کے لفظ سے یاد کر کے بجا نہ لانے والوں کو عذاب جہنم کی وعید اس کے ساتھ لگا دی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ دوسری دعاؤں میں یہ وعید نہیں بلکہ بعض اوقات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو دعا مانگنے پر زجر و توبیخ کی گئی ہے چنانچہ اِنِّیْٓ اَعِظُکَ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَ (ہود ع۴) اس پر شاہد ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر ہر دعا عبادت ہوتی تو حضرت نوح علیہ السلام کو لَا تَسْئَلْنِ (ہود ع۴) کا تازیانہ کیوں لگایا جاتا؟ اور بعض اوقات اولیاء اور انبیاء دعا کرنے کو سوء ادب سمجھتے رہے ہیں۔ اور صلحاء نے ایسی دعاؤں میں استفتاء قلب پر عمل کیا ہے یعنی اگر مصیبت کے وقت دل نے دعا کرنے کا فتویٰ دیا تو دعا کی طرف متوجہ ہوئے اور اگر صبر کے لئے فتویٰ دیا تو پھر صبر کیا اور دعا سے منہ پھیر لیا ماسوا اس کے اللہ تعالےٰ نے دوسری دعاؤں میں قبول کرنے کا وعدہ نہیں کیا بلکہ صاف فرما دیا ہے کہ چاہوں تو قبول کروں اور چاہوں تو رد کر دوں جیسا کہ یہ آیت قرآن کی صاف بتلا رہی ہے اور وہ یہ ہے بَلْ اِیَّاہُ تَدْعُوْنَ فَیَکْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَیْہِ اِنْ شَآءَ (الانعام ۴۲)

. . . .

۔ ۔ ۔ اور اگر ہم تنزلاً مان بھی لیں کہ اس مقام میں لفظ اُدْعُوْا سے عام طور پر دعا ہی مراد ہے تو ہم اس بات کے ماننے سے چارہ نہیں دیکھتے کہ یہاں دعا سے وہ دعا مراد ہے جو بجمیع شرائط ہو اور تمام شرائط کو جمع کر لینا انسان کے اختیار میں نہیں۔ جب تک توفیق ازلی یاور نہ ہو اور یہ بھی یاد رہے کہ دعا کرنے میں صرف تضرع کافی نہیں بلکہ تقویٰ اور طہارت اور راستگوئی اور کامل یقین اور کامل محبت اور کامل توجہ اور یہ کہ جو شخص اپنے لئے دعا کرتا ہے یا جس کے لئے دعا کی گئی ہے اس کی دنیا اور آخرت کے لئے اس بات کا حاصل ہونا خلاف مصلحت الٰہی بھی نہ ہو کیونکہ بسا اوقات دعائیں اور شرائط تو سب جمع ہو جاتے ہیں مگر جس چیز کو مانگا گیا ہے وہ عند اللہ سائل کے لئے خلافِ مصلحت الٰہی ہوتی ہے اور اس کے پورا کرنے میں خیر نہیں ہوتی مثلاً اگر کسی ماں کا پیارا بچہ بہت الحاح اور رونے سے یہ چاہے کہ وہ آگ کا ٹکڑا یا سانپ کا بچہ اس کے ہاتھ میں پکڑا دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا ایک ... ذ یر جو بظاہر خوبصورت معلوم ہوتی ہے اوسکو کھلا دے تو یہ سوال اس بچہ کا ہرگز اس کی ماں پورا نہیں کرے گی اور اگر پورا کر دیوے اور اتفاقاً بچہ کی جان بچ جاوے لیکن کوئی عضو اس کا بیکار ہو جاوے تو بلوغ کے بعد وہ بچہ اپنی اس احمق والدہ کا سخت شاکی ہوگا اور بجز اس کے اور بھی کئی شرائط ہیں کہ جب تک وہ تمام جمع نہ ہوں اس وقت تک دعا کو دعا نہیں کہہ سکتے اور جب تک کسی دعا میں پوری روحانیت داخل نہ ہو اور جس کے لئے دعا کی گئی ہے اور جو دعا کرتا ہے ان میں استعداد قریبہ پیدا نہ ہو تب تک توقع اثر دعا امید موہوم ہے اور جب تک ارادہ الٰہی قبولیت دعا کے متعلق نہیں ہوتا تب تک یہ تمام شرائط جمع نہیں ہوتیں اور ہمتیں پوری توجہ سے قاصر رہتی ہیں ......

.... دار آخرت کی سعادتیں اور نعمتیں اور لذتیں اور راحتیں جن کی نجات سے تعبیر کی گئی ہے ایمان اور ایمانی دعاؤں کا نتیجہ ہیں پھر جب کہ یہ حال ہو تو .... ماننا پڑا کہ بلاشبہ ایک مومن کی دعائیں اپنے اندر اثر رکھتی ہے اور آفات دور ہونے اور مرادات کے حاصل ہونیکا موجب ہو جاتی ہیں کیونکہ اگر موجب نہیں ہو سکتیں تو پھر کیا وجہ کہ قیامت میں موجب ہو جائیں گی سوچو اور خوب سوچو کہ اگر درحقیقت دعا ایک بے تاثیر چیز ہے اور دنیا میں کسی آفت کے دور ہونے کا موجب نہیں ہو سکتی تو کیا وجہ کہ قیامت کو موجب ہو جائے گی یہ بات تو نہایت صاف ہے کہ اگر ہماری دعاؤں میں آفات سے بچنے کے لئے درحقیقت کوئی تاثیر ہے تو وہ تاثیر اس دنیا میں بھی ظاہر ہونی چاہیئے تا ہمارا یقین بڑھے اور امید بڑھے اور تا آخرت کی نجات کے لئے ہم زیادہ سرگرمی سے دعائیں کریں۔"

درخواست دعا

"میرا چھوٹا لڑکا قمرالاسلام ایک سال سے کسی نہ کسی عارضہ میں مبتلا ہو جاتا ہے صحت بہت کمزور ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم بچہ کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

عبدالسلام ڈاور ضلع جھنگ

والدین کی خدمت

(مکرم منظور احمد صاحب انور لاھور)

دنیا میں خدا تعالیٰ کی ہزاروں ہزار نعماء میں سے ایک بہت ہی قابل قدر نعمت انسان کے لئے والدین کا وجود ہے لیکن اس نعمت کی اتنی قدر و منزلت نہیں کی جاتی جتنی کہ خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہیں۔

سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۳ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ

ترجمہ وہ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور (پھر دوسرے نمبر پر یہ کہ) اپنے والدین کے ساتھ پوری طرح احسان کرو اور اگر تم ان دونوں کو یا ان میں سے ایک کو بھی بڑھاپے میں پاؤ تو تمہاری نصیحت یہ ہے کہ انکو اُف تک بھی نہ کہو اور نہ ہی ان کو جھڑکو اور ان دونوں کو شریفانہ بات کہو اور تو مہربانی سے عاجزی کے بازو پھیلا دے (اور بھی مزید برآں) کہ ان کے لئے دعا "رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا" کی بھی تکرار کر کہ اے میرے رب جس طرح ان دونوں نے صغر سنی میں (رحم کے ساتھ) مجھے پالا اسی طرح تو بھی ان پر رحم فرما تمہارا رب تمہارے نفسوں کی بات خوب جانتا ہے اگر تم نیک ہو گے تو یقیناً وہ بار بار رجوع کرنے والوں کو بہت بخشنے والا ہے"

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خوش قسمت وہ انسان ہے کہ جسکے ماں باپ زندہ ہوں اور وہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کر لے اور بدقسمت وہ انسان ہے کہ جس کے ماں باپ زندہ ہوں اور اسکے گناہ معاف نہ ہوں پھر ایک اور حدیث میں ہے کہ والدین کی رضا میں ہی خدا تعالیٰ کی رضا ہے اور والدین کی ناراضگی میں خدا تعالیٰ کی ناراضگی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایک واقعہ سنایا (جس کو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بھی کئی بار خطبوں میں بیان کیا) کہ تین آدمی مل کر کہیں باہر سفر پر جا رہے تھے کہ راستے میں بارش اور تیز آندھی نے انہیں گھیر لیا تو وہ اس سے بچنے کے لئے ایک غار کے اندر چلے گئے۔

ناگہاں ایک بڑے بھاری پتھر نے لڑھک کر ان کے غار کے منہ کو بند کر دیا وہ بہت حیران اور پریشان ہوئے کہ اب کیسے یہاں سے نکل سکیں گے۔

آخر کار انہوں نے یہ تدبیر سوچی کہ آؤ آج ہم اپنی کسی گذشتہ کی ہوئی نیکی جو کہ ہم نے خالصاً محض رضائے الٰہی کے لئے کی ہو کا حوالہ دیکر خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہم سے اس مصیبت کو ٹال دے چنانچہ باری باری تینوں نے اپنی ایک ایک نیکی کا حوالہ دیا۔

ان میں سے ایک نے کہا کہ اے باری تعالیٰ تجھے معلوم ہے کہ میرے ماں باپ بوڑھے اور ضعیف تھے اور میں بلاناغہ شام کو انہیں بکریوں کا دودھ پلایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ میں کسی وجہ سے دیر سے گھر پہنچا اور میں جب دودھ لے کر گیا تو وہ سو چکے تھے میں نے انہیں نیند کے خلل کے خیال سے جگانا مناسب نہ سمجھا اور انتظار ہی کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور میرے بچے بلبلاتے ہوئے سو گئے اور میری بیوی بھی مجھے کوستی ہی رہی کہ اگر ماں باپ سو گئے تھے تو ہمیں ہی دودھ دے جاتے لیکن اے خدا میں نے ماں باپ کو مقدم کیا اور تیری رضا کی خاطر میں صبح تک کھڑا رہا۔ اس لئے اے خدا اگر میں نے یہ کام محض تیری خوشنودی کے لئے ہی کیا تھا تو میں اس نیکی کا واسطہ دیکر تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ تو ہمیں اس مشکل سے نجات دے اس پر آندھی کا ایک جھونکا آیا اور پتھر غار کے منہ سے سرک گیا۔

ماں باپ کی خدمت کا اتنا بڑا اجر ہے کہ ایک بزرگ اویس قرنی یمن میں رہتے ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں موجود تھے اور ماں باپ کی خدمت میں ہر وقت مصروف رہنے کی وجہ سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات بھی نہ کر سکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف منہ کر کے فرمایا کرتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دو ہی شخصوں کو سلام بھیجا ہے ایک اویس قرنی کو اور دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو۔ چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے خلافت کے دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام اویس قرنی کو خود جا کر دیا۔ کتنا بڑا مقام ہے ماں باپ کی خدمت کرنے والے شخص کا کہ اس کو دونوں جہانوں کے والی محبوب سبحانی (صلی اللہ علیہ وسلم) اسلام علیکم کی دعا دیتے ہیں اور وصیت بھی کرتے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصائح

ایک نومسلم کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اقدس میں یہ شکایت پیش ہوئی کہ وہ اپنی والدہ کی خدمت نہیں کرتا اس پر حضور نے اپنے دست مبارک سے مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

"اسلام علیکم مجھ کو یہ بات سن کر بہت رنج ہوا ہے اور دل کو سخت صدمہ پہنچا کہ تم اپنی والدہ صاحبہ مسماۃ "تو نکی" کی خدمت نہیں کرتے اور سختی سے پیش آتے ہو اور دھکے بھی دیتے ہو تمہیں یاد رہے کہ یہ طریق اسلام کا نہیں ہے خدا اور اس کے رسول کے بعد والدہ کا وہ حق ہے جسکے برابر کوئی حق نہیں خدا کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ جو والدہ کو بدزبانی سے پیش آتا ہے اور اسکی خدمت نہیں کرتا اور نہ ہی اطاعت کرتا ہے وہ قطعی دوزخی ہے پس تم خدا سے ڈرو موت کا اعتبار نہیں ایسا نہ ہو کہ بے ایمان ہو کر مرو حدیثوں میں آتا ہے کہ بہشت ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے اور ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک شخص کی والدہ کو رات کو پیاس لگی تھی اس اس کا بیٹا اس کے لئے پانی لے آیا۔

اور وہ سو گئی۔ بیٹے نے مناسب نہ سمجھا کہ اپنی والدہ کو جگائے۔ تمام رات پانی لے کر اس کے پاس کھڑا رہا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی وقت جاگے اور پانی مانگے اور اس کو تکلیف ہو۔ خدا نے اُس کو اُسکی اسی خدمت کی وجہ سے بخش دیا۔ سو سمجھ جاؤ کہ یہ طریق تمہارا اچھا نہیں ہے اور انجام کار ایک عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے اور اپنی عورت کو بھی کہو کہ تمہاری والدہ کی خدمت کرے اور بدزبانی نہ کرے اور اور اگر باز نہ آوے تو اس کو طلاق دیدو۔ اگر تم میری ان نصیحتوں پر عمل نہ کرو۔ تو میں خوف کرتا ہوں کہ عنقریب تمہاری موت کی خبر نہ سنوں۔ تم نہیں دیکھتے کہ خداتعالیٰ کا قہر زمین پر نازل ہو رہا ہے اور طاعون دُنیا کو کھائے جا رہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس بدعملی کی وجہ سے طاعون کا شکار ہو جاؤ۔ اگر تم اپنے مال سے اپنی والدہ کی خدمت کرو گے تو خداتعالیٰ تمہیں برکت دیگا۔ یہ وہی والدہ ہے کہ جس نے دعاؤں کے ساتھ تمہیں ایک مصیبت سے پالا تھا اور ساری دُنیا سے زیادہ تم سے محبت … خداتعالیٰ اس گناہ سے … فرمائے گا۔ جلد توبہ کرو۔ جلد … عذاب نزدیک ہے۔" … دن پچھتاؤ گے جب دنیا بھی جائے گی اور ایمان بھی۔ میں نے باوجود کم فرصتی کے یہ خط لکھا ہے خدا تمہیں اس لعنت سے بچائے جو نافرمانوں پر پڑتی ہے۔ اگر تمہاری والدہ خراب بدزبان ہے اور کیسی ہی بدخلقی کرتی ہے۔ اور خواہ کیسی ہی تمہارے نزدیک بری ہے وہ سب باتیں اس کو معاف ہیں۔ کیونکہ اس کے حق ان تمام باتوں سے بڑھ کر ہیں۔ تمہاری خوش قسمتی ہو گی کہ میری اس تحریر کو پڑھ کر توبہ کرو۔ اور سخت بدقسمتی ہو گی کہ میری اس تحریر سے فائدہ نہ اٹھاؤ گے۔"

(خاکسار مرزا غلام احمد مسیح موعود)

اس کے بعد تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ والدین جیسی انمول موتیوں کی قدر و منزلت کو پہچانتے ہوئے اُن سے حسن سلوک، ادب، احترام اور عزت و تکریم سے پیش آئیں اور ان کی مقدور بھر خدمت کر کے ان کی دعائیں لیں اور دُعائیں بھی ایسی کہ جنکے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین دُعائیں ضرور قبول کی جاتی ہیں۔ (۱) بیمار کی۔ (۲) مسافر کی۔ (۳) والدین کی اولاد کے حق میں۔ پھر وہ دیکھیں گے کہ والدین کی دُعاؤں کے طفیل کس طرح وہ دین و دنیا میں سُرخرو ہوتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہو گی۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مورد بنکر جنت کے وارث ٹھہرینگے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان اور منشاء کو پورا کرنے والے ہوں گے۔

دُعا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل پیرا ہونے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

تحریک تعلیم القرآن کے بارہ میں خدام الاحمدیہ سے خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"خدام الاحمدیہ کو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آئندہ اشاعت اسلام کا بڑا بوجھ آپ کے کندھوں پہ پڑنے والا ہے۔ کوئی ایک طفل یا کوئی ایک نوجوان بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو احمدیت کے مقصد سے غافل رہے اور اس ذمہ داری کی ادائیگی سے غافل رہے جو ہمارے ربّ نے ہمارے کمزور کندھوں پہ ڈالی ہے گو ہر عمر میں انسان کے ساتھ موت لگی ہوئی ہے لیکن عام حالات میں ایک ساٹھ سالہ ادھیڑ عمر کے انسان کی طبعی عمر اُس نوجوان سے کم ہوتی ہے جو ابھی سولہ یا سترہ سال کا ہے۔ آپ اپنے رُوحانی بنک یا خزانہ (اگر یہ لفظ اس جگہ کیلئے استعمال ہو جہاں خزانہ رکھا جاتا ہے) کو اگر آپ چاہیں تو بہت زیادہ بھر سکتے ہیں۔ لمبی عمر ہے جس شخص نے کئی فصلیں کاٹنی ہوں۔ اس کے گھر میں دانے بہت ہوں گے۔ اگر وہ زیادہ دانے جمع کرے۔ اگر دانے بیچے تو مال زیادہ ہو گا۔ لیکن جس شخص نے ایک ہی فصل کاٹنی ہو یا دو فصلیں کاٹنی ہوں تو اگر اس کا پیٹ بھر جائے تو وہ راضی ہو جاتا ہے لیکن اس دنیا میں تو پیٹ بھر جاتا ہے مگر اُخروی زندگی کی جو نعماء ہیں ان کے متعلق کوئی شخص یہ سوچ نہیں سکتا کہ بیشک وہ نعماء ہمیں تھوڑی مقدار میں مل جائیں زیادہ کے ہم امیدوار نہیں۔ ان نعمتوں کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق کوشش ہونی چاہیئے۔ پس خدام الاحمدیہ کی تنظیم اپنے طور پہ بحیثیت خدام الاحمدیہ اس بات کا جائزہ لے اور نگرانی کرے کہ کوئی خادم اور طفل ایسا نہ رہے جو قرآن کریم نہ جانتا ہو۔ یا مزید علم حاصل کرنے کی کوشش نہ کر رہا ہو۔"

(الفضل ۱۰ر جولائی ۱۹۶۹ء)

نظارت تعلیم القرآن جملہ نوجوانوں کو توجہ دلاتی ہے کہ وہ علم قرآن مجید سیکھیں اور اپنی عمر کے قیمتی ایام سے پورا پورا استفادہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

انصار اللہ اور سادہ زندگی

جیسا کہ انصار اللہ کو معلوم ہے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کے لئے ہمارے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خاص طور پر انصار اللہ کو مکلّف فرمایا ہوا ہے لہذا ہماری زندگی کا اصل مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آخری دین یعنی اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے کونے کونے میں گاڑ کر رہیں گے۔ اس اہم فریضہ کے لئے ایک منظم طریق پر کوشش جاری رکھی جائے۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"آج اسلام کے لئے قربانیوں کا زمانہ ہے اور ایسا زمانہ ہے کہ ہمیں چاہیئے کہ اسلام کی خاطر قربانی کرنے کی غرض سے جائز خواہشات کو بھی جہاں تک چھوڑ سکیں چھوڑ دیں۔ ...... جن لوگوں کے قلوب میں محبت ہے اسلام کی خدمت کا احساس ہے وہ اپنی زندگیاں سادہ بنائیں۔"

انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ حضور کا یہ ارشاد ہر احمدی گھرانے تک پہنچائیں تاکہ سادہ زندگی اختیار کر کے جماعت میں زیادہ سے زیادہ اہلیت پیدا ہو۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

انصار اللہ اپنے کام کی نگرانی کریں!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ضرورت اس بات کی ہے کہ انصار اللہ خصوصیت کے ساتھ اپنے کام کی عمدگی کے ساتھ نگرانی کریں تاکہ ہر جگہ اور ہر مقام پر ان کا کام نمایاں ہو کر لوگوں کے سامنے آجائے اور وہ محسوس کرنے لگ جائیں کہ یہ ایک زندہ اور کام کرنے والی جماعت ہے۔" (المصلح الموعودؓ)

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ماہ مئی کی رپورٹ کارگذاری

جن قائدین مجالس خدام الاحمدیہ نے تا حال ماہ اپریل کی رپورٹ کارگذاری مرکز میں نہیں بھجوائی وہ جلد ارسال فرمائیں۔

یاد رہے کہ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک گذشتہ ماہ کی رپورٹ مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بچوں کا سوکھا پن

دانتوں کا تکلیف سے نکلنا، لاغر اور کمزور ہونا دست آنا اور دودھ اُلٹنا وغیرہ بیبی ٹانک BABY TONIC کے استعمال سے دُور ہو کر بفضلہ تعالیٰ بچہ صحت مند اور توانا ہو جاتا ہے

قیمت فی کورس -/۳ روپے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

فون ۶۰۶، ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا

اس جامع اور کامل دعا کے وسیع معانی و مطالب پر مشتمل خدا تعالیٰ کے حضور ایک تفصیلی دعا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۴ اخاء ۱۳۴۷ ہش (۴ اکتوبر ۱۹۶۸ء) کو جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس کے شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل الہامی دعا پڑھی — رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا — اس کے بعد اس جامع اور کامل دعا کے معانی و مطالب پر مشتمل حسب ذیل درد بھری دعا سے خطبہ کا آغاز فرمایا :-

" اے میرے رب ہر چیز تیری خدمت گزار ہے۔ وہ تیرے قانونِ تسخیر کے ماتحت اس کام میں لگی ہوئی ہے جس پر تو نے اسے لگایا ہے اور ہماری عین الیقین نے دیکھا ہے کہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز تو نے ہماری خدمت پر مسخر کی ہوئی ہے اور تو نے اپنی ساری نعمتیں (ظاہری و باطنی) ہم پر پانی کی طرح بہا دی ہیں۔ ہمارے نفس اور ہماری روح تیرے احسانوں اور فضلوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ شکرِ نعمت تو ممکن نہیں مگر اے ہمارے رب، ہمارے محبوب ہم بھی تیرے عاشق خادم ہیں اپنے خادموں کی التجا کو سن۔ رَبِّ فَاحْفَظْنَا اے ہمارے رب ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے۔ ہمیں ضائع ہونے سے بچا لے۔ ہمارے اعمال بدیوں، کمزوریوں، بد اخلاقیوں، فسق و فجور سے ضائع نہ ہو جائیں۔ طاغوتی طاقتیں ہم پر کامیاب وار نہ کر سکیں۔ تیرے پیار کی راہوں سے ہم کبھی بھٹک نہ جائیں اپنی اپنی استعداد کے مطابق ہم میں سے ہر ایک تیری ربوبیتِ تامہ سے کامل حصہ لے۔ ہم اپنی استعدادوں کو کمال تک پہنچائیں اور تیرے قرب کے مقامات کو حاصل کریں۔ ہم اس یقین پر ہمیشہ قائم رہیں کہ ہمارا محبوب رب (عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ) ہر چیز کا محافظ ہے اور وہی حفاظت کا حقیقی سرچشمہ ہے۔ جو بھی اے ہمارے رب تیرے دامن سے وابستہ نہیں رہتا ہلاکت کے گڑھے میں گر جاتا ہے۔ اطاعت میں ہی سب حفاظت ہے۔ اے ہمارے رب تو ہی وہ قادر و توانا ہے جو آسمانوں اور زمین اور ان میں بسنے والی سب اشیاء کی حفاظت سے کبھی تھکتا نہیں۔ تیرا علم ہر شے پر حاوی ہے اور ہر شے کی حفاظت کی قدرت تجھ میں موجود ہے۔ رَبِّ فَاحْفَظْنَا پس اے ہمارے رب، ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے ہمیں ضائع ہونے سے بچا لے۔ اے ہمارے رب وَانْصُرْنَا ہر چیز تیری خادم ہے پس تو ہماری مدد کو آ۔ ہم جانتے ہیں کہ کامیاب وہی ہوتے ہیں جن کی مدد پر تو کھڑا ہوتا ہے۔ اگر تو ہماری مدد اور نصرت کو نہ آئے گا تو تجھے چھوڑ کر کون ہماری مدد کو آئے گا۔ سب سہارے کمزور اور شکستہ ہیں۔ تیرا ہی ایک سہارا ہے جس پر بھروسہ اور توکل کیا جا سکتا ہے۔ پس اے ہمارے محبوب ہم تجھ پر ہی توکل رکھتے ہیں ہمیں توفیق دے کہ ہم اس گروہ میں شامل رہیں جن کے متعلق تو نے خود فرمایا وَاِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ (سورہ محمدؐ آیت ۸)۔

اے ہمارے رب تیری ہی توفیق سے ہم تیری قائم کردہ حدوں کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ اور جو عہد و پیمان ایک مومن کی حیثیت سے ہم نے تجھ سے باندھے ہیں ان کو نباہ سکتے ہیں۔ تیرے احکام کی بجا آوری اور تیری مناہی سے اجتناب تیری توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔ پس اے ہمارے رب ہر چیز تیری خادم ہے ہمیں اپنے انصار بننے کی توفیق دے تا تیری نظر میں ہم تیری مدد اور نصرت کے سزاوار ٹھہریں۔ اور اے ہمارے رب ہماری مدد کو آ کیونکہ تیری مدد یا نصرت پاتے ہیں وہ ناکام اور نامراد نہیں ہوا کرتے۔ رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا اے ہمارے رب ... فَارْحَمْنَا اپنی رحمت سے ہمیں نواز۔

اے ہمارے رب ہمیں اپنی اطاعت اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی توفیق دے کہ جو تجھ سے یہ توفیق پاتے ہیں وہی تیری نگاہ میں تیری رحمت کے مستحق ٹھہرتے ہیں جیسا کہ تو نے فرمایا ہے

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ

(آلِ عمران آیت ۱۳۳)

اے ہمارے رب اپنی صفاتِ رحیم اتباع اور تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرنے کی ہمیں توفیق بخش کہ اتباع قرآن کرنے والے متقی ہی تیری نظر میں تیری رحمت کے مستحق ٹھہرتے ہیں جیسا کہ تو نے فرمایا :-

فَاتَّبِعُوْہُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

(الانعام آیت ۱۵۶)

اے ہمارے رب ہمیں یہ یقین بخش کہ

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ۔

(الاعراف آیت ۱۵۷)

ایمان اور اسلام کے تمام تقاضوں کو ان سب شرائط کے ساتھ پورا کرنے کی ہمیں توفیق دے اور ہمیں اپنی رحمت سے نواز۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ

ہر چیز تیری خدمت گزار ہے۔ اے میرے رب ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے۔ ہماری مدد کو آ اور ہمیں اپنی رحمت سے نواز۔"

(الفضل ۱۳ مارچ ۱۹۷۱ء)

حقوق العباد کی ادائیگی اور احبابِ جماعت

حقوق العباد کی ادائیگی مومن کا ایک اہم فریضہ ہے جسے بہرحال ادا کرنا چاہیئے۔ بالخصوص جماعت احمدیہ کے احباب کو تو خاص طور پر اس بارے میں کوشش کرنی چاہیئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام احباب پر حقوق العباد کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" مَیں دیکھتا ہوں کہ جس تعلیم اور درجہ تک خدا تعالیٰ پہنچانا چاہتا ہے اس میں ابھی بہت کمزوری ہے۔ صرف دعویٰ ہی نہ ہونا چاہیئے کہ ہم ایمان دار ہیں بلکہ اس ایمان کو طلب کرنا چاہیئے جسے خدا چاہتا ہے بھائیوں کے حقوق اور ہمسائیوں کے حقوق کو شناخت کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ زبان سے کہہ لینا کہ ہم جانتے ہیں بیشک آسان ہے مگر سچی ہمدردی کو برت کر دکھلانا مشکل ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ تمام حرکات و اعمال و افعال کے لئے ایمان مثل ایک انجن کے ہے۔ جب حقیقی ایمان ہوتا ہے تو سب حقوق خود بخود نظر آجاتے ہیں اور بڑے بڑے اعمال اور ہمدردی انسان خود بخود کرنے لگتا ہے۔"

(البدر ۲۱ اگست ۱۹۰۳ء)

(ناظر اصلاح و ارشاد)

دعائے مغفرت

مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب ومنیس مربی سلسلہ احمدیہ مقیم میانوالی کے والد محترم چوہدری غلام قادر صاحب ۱۰ جون ۱۹۷۴ء کو ربوہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

۱۱ جون کی صبح کو بعد نماز فجر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل دے۔

(خواجہ منظور احمد۔ دارالیمن ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۵۳۵